زھیر بن ابی سُلمیٰ

سوانح حیات اور کلام پر تبصرہ

(۲)

از ڈاکٹر محمد یوسف صاحب ایم اے۔ پی ایچ ڈی استاذ مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

ومن ھاب اسباب المنیۃ یلقھا ولو رام اسباب السماء بسُلّم

جو موت کے اسباب سے بھاگتا ہے اس کو بالآخر اُن سے دوچار ہونا ہی پڑتا ہے اگرچہ وہ سیڑھی لگا کر آسمان تک ہی کیوں نہ چڑھ جائے۔

ومن یعص اطراف الزجاج فانہ یطیع العوالی رکبت کل لھذم

جو شخص کہ نیزوں کے نیچے کے سرے سے نہیں مانتا اس کو نیزوں کے اوپر کے سرے کے آگے جس میں نوکِ سنان ہوتی ہے بے بس ہونا پڑتا ہے

ومن یوف لا یذمم ومن یفض قلبہ الی مطمئن البر لا یتجمجم

جو وفا کرتا ہے اس کو برا نہیں کہا جاتا اور جس کے دل میں نیکی بیٹھ جاتی ہے اس کو تردد اور خلجان نہیں رہتا۔

ولیس لمن لم یرکب الھول بغیۃٌ ولیس لرحل حطہ اللہ حامل

جو خطرہ پر نہ سوار ہو وہ کوئی مراد نہیں پا سکتا۔ اور جس پالان کو اللہ گرا دے اس کا کوئی اٹھانے والا نہیں مل سکتا

اذا انت لم تقصر عن الجھل والخنیٰ أصبت حلیما او اصابک جاھل

اگر تو جہالت اور بیہودگی سے باز نہ آئیگا تو تیرا یا تو کسی مدبر انسان سے سابقہ ہوگا ورنہ کسی جاہل آدمی سے پالا پڑیگا۔

حکمیات کے ذیل میں ایک قصیدہ زہیر کی جانب منسوب کیا جاتا ہے جس میں نعمان بن منذر کا ذکر ہے لیکن اصمعی کا کہنا ہے کہ یہ قصیدہ زہیر کا نہیں بلکہ ایک اور شاعر صرمۃ الانصاری کا ہے۔

نوٹ کرنے کے قابل بات یہ ہے کہ زھیر ایک مافوق الفطرۃ ہستی کا تصور رکھتا ہے جس کو اللہ کے لفظ سے تعبیر کرتا ہے۔ اس کا اعتقاد ہے کہ اللہ سے کوئی بات مخفی نہیں وہ انسانوں کے اعمال کی خبر رکھتا ہے اور "یوم الحساب" میں ان کا بدلہ دے گا۔ وہ کہتا ہے:۔

فلا تکتمن اللہ ما فی نفوسکم   لیخفی ومہما یکتم اللہ یعلم

تمہارے دلوں میں جو کچھ ہو اسے اللہ سے مت چھپاؤ اس خیال سے کہ وہ چھپا رہیگا۔ اللہ سے جو کچھ چھپایا جاتا ہے وہ اسے جان لیتا ہے

یؤخر فیوضع فی کتاب فیدخر   لیوم الحساب او یعجل فینقم

تو اس کے بارے میں تاخیر ہوتی ہے پس وہ ایک کتاب میں درج کرکے یوم حساب کے لئے اٹھا رکھا جاتا ہے اور اگر جلدی کی گئی تو اس کا بدلہ لیا جاتا ہے

ایک اور جگہ کہتا ہے۔

تزوّد الی یوم الممات فانہ   ولو کرھتہ النفس آخر موعد

موت کے دن کے لئے زاد راہ مہیا کرو اس لئے کہ وہ دن خواہ نفس اس سے کتنا ہی بھاگے آخری وعدہ کا دن ہے۔

وہ ہر فعل انسانی کی اخلاقی قدر و قیمت پہچانتا ہے:۔

والاثم من شر ما یصال بہ   والبر کالغیث نبتہ أمرُ

گناہ بدترین چیز ہے کہ جس کے ذریعہ غلبہ حاصل کیا جاتا ہے اور نیکی ایک ابر کے مانند ہے جس سے بکثرت سرسبزی ہوتی ہے

مستشرقین عموماً اس قسم کے خیالات کو عیسائیت کا مرہون بتاتے ہیں اور بظاہر اس میں کلام کرنے کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ اسلام سے پہلے ان عقائد کے حامل عیسائی اور یہودی ہی تھے جن کی چھوٹی چھوٹی آبادیاں عرصہ دراز سے عرب میں قائم تھیں۔ عربوں میں جو لوگ راستباز اور صداقت پسند ہوتے تھے وہ ان عقائد کی طرف فطرۃً مائل ہوتے تھے۔

زہیر فطرتاً اس قدر انصاف پسند واقع ہوا تھا کہ اس نے اپنی عقل سے رفع خصومت کا وہ اصول وضع کیا جس کی بابت کہا جاتا ہے کہ وہ بلا کم و کاست حضرت عمرؓ کی ان مشہور ہدایتوں میں سے معلوم ہوتا ہے جو انھوں نے اپنے قاضی ابوموسیٰ اشعری کو دی تھیں۔ زہیر نے اس اصول کو کس خوبصورتی سے ان دو شعروں میں ادا کیا ہے۔

وان الحق مقطعہ ثلاث یمین او نفار او جلاء

حق کو فیصل کرنے کی یقیناً تین ہی صورتیں ہیں، ایک قسم، دوسرے کسی کو حَکَم بنانا اور یا پھر یہ کہ معاملہ کی حقیقت واضح ہو (اتنی کہ جھگڑے کا امکان ہی نہ رہے)

فذلکم مقاطع کل حق ثلاث کلھن لکم شفاء

حق کو فیصل کرنے کی یہی صورتیں ہیں اور ان تینوں میں تمہارے لئے اطمینان اور سکون کا سامان ہے

رہے زہیر کے اس قسم کے اقوال کہ "ومن لا یظلم الناس یظلم" اور "ومن لا یذد بالظلم یظلم" (جو خود ظلم نہ کرے اس پر ظلم کیا جاتا ہے) تو ان سے یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہئے کہ وہ ظلم و غارت گری اور لوٹ مار کی تلقین کرتا ہے۔ نہیں بلکہ زہیر سوسائٹی میں نظام اور امن کا سب سے بڑا حامی ہے۔ ان اقوال میں دراصل خود اعتمادی کی تعلیم ہے جو اس دور کے حالات کی آئینہ دار ہے، اس دور میں جبکہ کوئی قانون اور کوئی حکومت قانون کی پابندی کرانے والی نہ تھی اپنے تحفظ اور جائز حقوق کی حفاظت کا دارومدار ہمیشہ اپنی ذاتی قوت و شوکت پر تھا۔ اگر انسان دوسروں کے مقابلہ میں زبردست نہ ہوتا تو وہ بہت جلد کسی ظالم کے ظلم کا شکار ہو جاتا اس لئے زہیر اپنے دور کے حالات میں عزت کی زندگی بسر کرنے کا طریقہ بتاتا ہے اور وہ یہی ہے کہ اس کو اتنی طاقت ہو کہ ظالم ہو مظلوم نہ ہو۔ زہیر کے دیگر اشعار اور اس کے عام رجحانات اس کی حق پرستی و انصاف پسندی کی دلیل ہیں۔

حیوانات اور صید و شکار کی تصویریں

شعراء عرب کے یہاں اکثر تشبیب کے ذیل میں حیوانات اور صید و شکار کی تصویریں ملتی ہیں۔ زہیر کا کلام بھی ان سے عاری نہیں۔ اس میدان میں زہیر اگرچہ لبید وغیرہ کے پایہ کو نہیں پہنچتا تاہم متوسط درجہ ضرور رکھتا ہے۔ ایک جگہ اپنی اونٹنی کو وحشی گدھے (عیر) سے تشبیہ دیتا ہے۔

أذلک ام شتیم الوجہ جأبٌ علیہ من عقیقتہ عفاء

اس کے مابعد تیرہ ۱۳ اشعار میں عیر کی زندگی کے مختلف حالات اور تفصیلات کا بیان ہے جو

بہت اعلیٰ درجہ کا نہ سہی لیکن اچھا خاصا ہے۔ ایک جگہ قطا کی تصویر کھینچتا ہے:۔

کانها من قطا الأجباب حلأها   ورد وأفرد عنها اختها الشرك   ۱۲ شعر

یہ تصویر ندرت رکھتی ہے۔ ایک جگہ شکار کا بھی ذکر کرتا ہے۔

اذا ما غدونا نبتغی الصید مرۃ   متی نرہ فاننا لا نخاتلہ

جنگ و غارت کی تصویر بہت زیادہ موثر اور حقیقت سے قریب ہے۔

کانوا فریقین یصغون الزجاج علی   قعس الکواهل فی اکنافها شمم

ان میں دو قسم کے افراد تھے کچھ تو نیزوں کو ایسے جانوروں پر اٹھائے ہوئے تھے جن کے کاندھے باہر نکلے ہوئے تھے اور جنکے بازو اونچے تھے

وآخرین تری الماذی عدتهم   من نسج داؤد أو ما أورثت ارم

کچھ اور لوگ تھے جو زرہ پہن کر تیاری کئے ہوئے تھے۔ ایسی زرہ جو حضرت داؤد کی بنی ہوئی، یا ارم سے ورثہ میں آئی ہوئی تھی۔

هم یضربون حبیک البیض اذ لحقوا   لا ینکصون اذا ما استلحموا وحموا

جب ان کی مڈبھیڑ ہوتی ہے تو وہ تلوار کے دستوں پر چوٹ مارتے ہیں اور جب وہ لڑائی میں گتھم گتھا ہو جاتے ہیں اور ان کو جوش آجاتا ہے تو وہ پسپا نہیں ہوتے

ینتظر فرسانهم امر الرئیس وقد   شد السروج علی اثباجها الحزم

ان کے شہسوار اپنے رئیس کے حکم کے منتظر رہتے ہیں۔ اس حال میں کہ گھوڑوں کی پیٹھ پر زین کے بند کسے ہوئے ہوتے ہیں۔

یمرونها ساعۃ مریا باسوقهم   حتی اذا ما بدا للغارۃ النعم

وہ شہسوار اپنی پنڈلیوں کے اشارے سے تھوڑی دیر ان گھوڑوں کو دوڑاتے ہیں یہاں تک کہ جب لوٹ مار کیلئے مویشی سامنے آتے ہیں۔

شدوا جمیعا وکانت کلها نهزا   تحثك دراتها الارسان والجذم

تو وہ سب کے سب ایک دم جھپٹ پڑتے ہیں مویشی بآسانی حملہ کا نشانہ ہوتے ہیں اور کوڑے ان گھوڑوں کی دوڑ کو مسلسل اور تیزی کے ساتھ جاری رکھتے ہیں۔

تشبیہات | زہیر تشبیہات کا بادشاہ ہے۔ اس کی تشبیہات بعض تو بہت سادی، بسیط اور معنی خیز ہوتی ہیں جیسے: «فهن لوادی الرس کالید للفم»

(وہ مشاہدان ہودج نشین وادی رس کی طرف ایسی بڑھ رہی تھیں جیسے ہاتھ منہ کی طرف) اور

بثوا خيولهم في كل معركة   كما تقاذف ضرب القين بالشرر

انھوں نے ہر معرکہ میں اپنے گھوڑے دوڑائے اور (ایسا معلوم ہونے لگا) جیسے لوہار کے ہتھوڑا مارنے سے شرارے اڑنے لگتے ہیں۔

ہودج سواروں کو جو اونٹنیوں پر ریگستان طے کر رہے ہیں کشتی سے تشبیہ دیتا ہے۔ یہ تشبیہ دیگر بالخصوص طرفہ کے یہاں بھی پائی جاتی ہے۔ زہیر کہتا ہے:۔

يقطعن أميال أجواز الفلاة كما   يغشى النواتي غمار اللج بالسفن

وہ (اونٹنیاں) وسط ریگستان کے میلوں کو اس طرح طے کرتی ہیں جیسے ملاح موجوں کے بیچ بیچ کشتی ڈال دیتے ہیں

يغشى الحداة بهم وعث الكثيب كما   يغشى السفائن موج اللجة العرك

حدی خواں ان کو ٹیلے کی نرم ریت پر اس طرح لیجاتے ہیں جیسے کہ ملاح کشتیوں کو سمندر کی موجوں پر گذارتے ہیں۔

اپنی اشکبار آنکھوں کو پانی سے بھرے ہوئے ڈول اور لڑی سے ٹپکتے ہوئے موتیوں سے تشبیہ دیتا ہے۔

غرب على بكرة او لولوء قلق   في السلك خان به رباته النظم

(میری آنکھ) اونٹنی پر رکھا ہوا ڈول ہے یا جھڑتے ہوئے موتیوں کی لڑی ہے جس کے تاگے نے مالک کے ساتھ بے وفائی کی ہو (یعنی ٹوٹ گیا ہو)

کبھی کبھی زہیر کی تشبیہات مرکب اور بہت طویل ہوتی ہیں۔ ان میں اس کی قوتِ تخیلہ خوب کام کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ اس کی متخیلہ کا مواد صرف محسوسات ہوتے ہیں۔ زہیر کی یہ تشبیہیں بہت مشہور ہیں۔ جنگ کے ہولناک نتائج کو یوں بیان کرتا ہے:۔

فتعرككم عرك الرحى بثفالها   وتلقح كشافا فتحمل فتتئم

جنگ تم کو ایک چلتی ہوئی چکی کی طرح پیس کر رکھدے گی۔ وہ (جنگ) پے در پے بلا فصل حاملہ ہوگی اور جڑواں بچے پیدا کرے گی

فتنتج لكم غلمان اشأم كلهم   كاحمر عاد ثم ترضع فتفطم

وہ ایسے بچے جنے گی جو سب کے سب احمر عاد کی طرح منحوس ہوں گے۔ پھر وہ ان بچوں کو دودھ پلائے گی اور پالے گی یہاں تک کہ دودھ چھڑانے کے قابل ہوں۔

فتغلل لکم ما لا تغل لاھلہا　　قری بالعراق من قفیز و درہم

تمہارے لئے جنگ کی پیداوار کہیں زیادہ ہوگی غلہ اور مال کی اس پیداوار سے جو عراق والوں کو اپنی زمینوں سے حاصل ہوتی ہے۔

زہیر کی تشبیہات کا بہترین نمونہ ملاحظہ ہو۔ اپنے مخاطب سے کہنا چاہتا ہے کہ تو نے مال چھین لیا لیکن نہ تو اسے اپنے کام میں لا سکتا ہے نہ واپس کرتا ہے تیرے لئے ایک مرض بن کر رہ گیا ہے۔ اس مفہوم کو یوں ادا کرتا ہے۔

تلجلج مضغۃ فیہا انیض　　اصلّت فہی تحت الکشح داءُ

تو ایک کچا بدبودار گوشت کا لوتھڑا منہ میں بھرے ہوئے ہے۔ پس یہ تیرے پہلو میں ایک مرض بن کر رہے گا

غصصت بنیہا فبشمت عنہا　　وعندک لو اردت لہا دواء

اول یہ سخت گوشت تیرے حلق میں پھنسا پھر اس نے بدہضمی پیدا کی۔ اگر تو چاہے تو تیرے پاس اس کی دوا موجود ہے۔

عشق بازی ترک کردینے کو کہتا ہے۔ "وعرّی افراس الصبا و رواحلہ"

نوجوانی کے تمام گھوڑوں اور سواریوں پر سے زین اتار لی گئی"۔

ایک بہت ہی لطیف تشبیہ زہیر کی مشہور ہے جس میں اس نے محبوبہ کو ایک شعر میں تین چیزوں سے تشبیہ دی ہے۔

تنازعہا المہا شبہا ودر النحور وشاکہت فیہا الظباء

ہرن، جنگلی گائے اور گلے کے موتی سب اس محبوبہ کی مشابہت میں مشترک ہیں۔

فاما ما فویق العقد منہا　　فمن ادماء مرتعہا الخلاء

کمربند سے اوپر کا حصہ جسم تو اس سفید ہرنی جیسا ہے جو بیابان میں چرتی ہو اور تنہائی کے خوف سے بار بار گردن بلند کرتی ہو۔

واما المقلتان فمن مہاۃ　　وللدر الملاحۃ والصفاء

دونوں آنکھیں جنگلی گائے جیسی ہیں ــــ اور ملاحت اور صفائی موتی کی ہے